جنھوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے جان کی بازی لگادی ہے اس میں شک نہیں کہ کتاب بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی گئی ہے اور مطبوعہ کتابوں کے علاوہ چند قلمی رسالوں سے بھی مدد لی گئی ہے اس لئے عام قارئین کے علاوہ اس عہد کی تاریخ کے طالب علم کے لیے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اگرچہ لائق مولف چونکہ خود بلند پایہ مجاہدِ حریت ہیں اس لیے اُن کا اسلوبِ تحریر بجائے مورخانہ کے خطیبانہ ہے۔ اس کے علاوہ کتاب مرتب اور منظم بھی نہیں کہیں کہیں تکرار بھی پایا جاتا ہے، تاہم کتاب کی افادیت اور جامعیت سے انکار نہیں ہوسکتا ارباب ذوق کو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔

رئیس الاحرار۔ مرتبہ جناب عزیز الرحمٰن صاحب جامعی تقطیع کلاں ضخامت ۲۷۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر، قیمت پانچ روپے۔ پتہ:۔ تعلیمی سماجی مرکز بارہ دری شیر افغان بلیماران۔ دہلی ۶ (۲) مکتبہ برہان اُردو بازار جامع مسجد دہلی ۶۔

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مشہور عالم، پُرجوش مقرر اور ایک بلند پایہ مجاہد اور استخلاصِ وطن کی تحریک کے نہایت سرگرم کارکن اور لیڈر تھے اس راہ میں انھوں نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور قید و بند کی سخت ترین صعوبتیں برداشت کیں، تحریکِ خلافت سے لیکر حصولِ آزادی تک ہر منزل میں وہ نمایاں اور صفِ اوّل کے زعماء میں شمار ہوتے رہے۔ آزادی کے بعد اپنے وطن لدھیانہ سے اُجڑ کر دہلی میں آبسے تھے اور یہیں ستمبر ۵۶ء میں وفات پائی۔ اس زمانہ میں انھیں قرآن مجید اور تصوف سے بڑا شغف ہوگیا تھا اور اکثر و بیشتر انھیں میں مشغول رہتے تھے۔ زندگی بالکل قلندرانہ اور درویشانہ رکھتے تھے۔ گذر بسر محض توکل پر تھی۔ پھر مولانا ان خصوصیات میں منفرد نہیں تھے بلکہ اُن کا پورا خاندان اور اجداد و اسلاف سب ہی علم و فضل کے ساتھ مجاہدانہ اوصاف و کمالات کے حامل تھے۔ زیرِ تبصرہ کتاب مولانا کے فرزند عزیز کے قلم سے اُن کی سوانح حیات ہے لیکن جیسا کہ کتاب کے سرورق پر لکھا بھی ہے اس میں دراصل مولانا کی سیاسی زندگی کے خط و خال کو ہی زیادہ نمایاں کیا گیا ہے، چونکہ موصوف کا تعلق کانگریس، تحریکِ خلافت اور مجلس احرار، ان سب جماعتوں سے رہا ہے اس لئے یہ کتاب ان تحریکوں کی اور لدھیانہ کی علمی و سیاسی تاریخ بھی ہے۔ کانگریس، لیگ اور تحریکِ خلافت کے مشاہیر سے مولانا کی جو خط و کتابت ہوتی تھی اور مرحوم نے وقتاً فوقتاً جو تقریریں کیں، اخبارات کے